خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

دسواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصہ مضامینِ قرآن

دسواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ط وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿﴾ (الانفال :۴۱)

آیت ۴۱

مالِ غنیمت کی تقسیم کا حکم

اِس آیت میں اللہ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے مخصوص ہوگا۔ اِس حصہ کو اللہ کے رسول ﷺ اپنے قرابت داروں اور اِس کے علاوہ یتیموں، محتاجوں اور مسافروں کی امداد کے لیے خرچ کریں گے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے وصال کے بعد یہ حصہ بیت المال میں جمع ہوگا اور ریاست اِسے مستحقین پر خرچ کرے گی۔ باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جائیں گے۔ جو مجاہد اپنی سواری لائے گا اُسے سواری کا حصہ بھی دیا جائے گا۔

آیات ۴۲ تا ۴۴

بدر کا معرکہ اللہ کی طرف سے طے تھا

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ بدر کا معرکہ اپنے معینہ مقام اور معینہ وقت پر اللہ کی طرف سے طے تھا۔ اللہ نے دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کی تعداد کم دکھائی تا کہ یہ معرکہ برپا ہو جائے۔ اِس کے بعد اللہ نے اپنی مدد کے ذریعہ کمزور اور چھوٹے لشکر کو فتح و کامرانی سے سرفراز فرمایا

تاکہ ظاہر ہوجائے کہ حق پر کون ہے؟ اب جس نے حق کا ساتھ دینا ہے وہ بھی ساتھ دے پورے انشراح کے ساتھ اور جس نے حق کی مخالفت کرنی ہے وہ بھی حق کی مخالفت کرے حجت پوری ہونے کے بعد۔

آیات ۴۵ تا ۴۷

دورانِ جنگ مسلمانوں کے لیے ہدایات

اِن آیات میں اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کہ جب دشمن سے مدبھیڑ ہوجائے تو مقابلہ پر ڈٹ جاؤ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو تاکہ اُس کی مدد شاملِ حال ہو اور دشمن پر فتح حاصل ہوسکے۔ مزید یہ کہ نظم کی پابندی کرو اور اپنے امراء کی حکم عدولی نہ کرو ورنہ دشمن پر تمہارا رعب ختم ہوجائے گا۔ اللہ کی مدد اُن ہی کو حاصل ہوتی ہے جو دشمن کے مقابلہ میں اور نظم کی پابندی کے حوالے سے ثابت قدمی دکھائیں۔ اِس کے برعکس جو لوگ اپنی قوت اور اسباب پر ناز کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے بڑائی کا اظہار کرتے ہیں' اللہ کی طرف سے ذلت و رسوائی کا شکار ہوکر عبرت کا نمونہ بن جاتے ہیں۔

آیت ۴۸

شیطان کی دھوکہ دہی

اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ شیطان انسانی روپ دھار کر قریش کے لشکر میں شامل ہوگیا اور اُنہیں جھوٹی تسلی دی کہ آج تم پر کوئی بھی غالب نہیں آسکتا۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف آراء ہوگئے تو شیطان الٹے قدموں بھاگ گیا اور کہا کہ میں مسلمانوں کی مدد کے لیے ایسی قوتوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں اُس اللہ سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب بڑا شدید ہے۔

آیت ۴۹

منافقانہ طرزِ فکر

اِس آیت میں منافقانہ طرزِ فکر بے نقاب کیا گیا۔ منافقین نے جب یہ سنا کہ ۳۱۳ نہتے مسلمان

ایک ہزار مسلح کفار کے ساتھ ٹکرا گئے ہیں تو تبصرہ کیا کہ مسلمان تو پاگل ہو گئے ہیں اور اُنہیں اُن کے دین نے دیوانہ کر دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ جو شخص بھی اسباب پر نہیں بلکہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

آیات ۵۰ تا ۵۲

اذیت ناک موت

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں تو اُن کے منہ اور پیٹھوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ بدلہ ہے تمہارے جرائم کا۔ تم آلِ فرعون اور سابقہ کافر قوموں کی روش پر چلتے رہے۔ اُنہیں بھی کفر اور جرائم کی پاداش میں ایسی ہی عبرتناک سزا دی گئی تھی۔

آیات ۵۳ تا ۵۴

ناشکری سے نعمت چِھن جاتی ہے

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ ناشکری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔ ماضی میں جب آلِ فرعون اور دیگر کافر قوموں نے اللہ کی نعمتوں اور آیات کی ناقدری کی تو اللہ نے اُنہیں ہلاک کر دیا تھا۔ بلاشبہ وہ سب بڑے بے انصاف لوگ تھے۔

آیات ۵۵ تا ۵۷

یہود کی عہد شکنی

اِن آیات میں اُس عہد شکنی کا ذکر ہے جو یہود نے بدر کے موقع پر کی۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ آتے ہی یہود کے تمام قبائل سے میثاقِ مدینہ کے عنوان سے ایک عہد و پیمان طے کیا تھا کہ دونوں فریق بیرونی دشمن کے حملہ کی صورت میں باہم تعاون کریں گے اور بیرونی دشمن کا ہرگز ساتھ نہ دیں گے۔ بدر کے معرکہ سے قبل یہود کے ایک قبیلہ بنو قینقاع نے عہد شکنی کرتے ہوئے قریش کو تعاون کا پیغام بھیجا۔ اللہ نے اِن آیات میں عہد شکنی کرنے والوں کو بدترین جانور قرار دیا اور کہا کہ اگر کوئی گروہ عہد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تمہارے خلاف میدانِ

جنگ میں آجائے تو اُسے عبرتناک سزا دی جائے تاکہ پیچھے بیٹھے ہوئے عہد شکنی کرنے والے سرداروں کے ہوش ٹھکانے آجائیں۔

آیت ۵۸

عہد یافتہ فریق کے خلاف کاروائی نہ کی جائے

اِس آیت میں مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ اگر کسی فریق سے عہد کر رکھا ہے تو اُس کا پاس کیا جائے۔ اگر اُس فریق کی طرف سے عہد شکنی ہو تو پھر برملا عہد کو توڑنے کا اعلان کیا جائے اور اِس کے بعد اُس فریق کے خلاف عہد شکنی کی وجہ سے کاروائی کی جائے۔

آیات ۵۹ تا ۶۰

جنگ کے لیے بھرپور تیاری کرنے کا حکم

اِن آیات میں کفار کو خبردار کیا گیا کہ اگر وہ بدر کے میدان سے جان بچا کر نکل بھاگے ہیں تو کہیں یہ نہ سمجھیں کہ اللہ کو عاجز کر سکتے ہیں۔ اللہ نے مہلت دی ہے۔ باز نہ آئے تو برا انجام ہوگا۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ کفار سے مقابلہ کے لیے ہر طرح کی بھرپور جنگی قوت اور اسباب فراہم کرو اور اِس جنگی تیاری کے ذریعہ اپنے اور اللہ کے دشمنوں کو دہشت زدہ کرو۔ اِس مقصد کے لیے تم جو بھی مال خرچ کرو گے اُس کا بہترین بدلہ اللہ کے ہاں پاؤ گے۔

آیات ۶۱ تا ۶۲

دشمن کی طرف سے صلح کی پیشکش قبول کر لی جائے

اِن آیات میں رہنمائی عطا کی گئی کہ اگر دشمن صلح کی پیشکش کرے تو اُسے قبول کر لیا جائے تاکہ پرامن فضا میں دعوتِ دین پہنچانے کا فریضہ ادا کیا جا سکے۔ اِس فضا میں شاید دشمن قوم کے افراد بھی ٹھنڈے دل سے اسلام کی دعوت پر غور کریں اور اِس دعوت کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔ البتہ اگر دشمن صلح کے ذریعہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ اُس کے ناپاک ارادوں کو ناکام فرما دے گا۔

آیات ۶۳ تا ۶۴

ساتھیوں کے درمیان الفت' اللہ کے فضل ہی سے ممکن ہے

اِن آیات میں اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو آگاہ فرمایا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو نصرت کے لیے ایسے ساتھی عطا کیے ہیں جو باہم محبت واخوت کے جذبات سے سرشار ہیں۔ اِن ساتھیوں کے درمیان محبت والفت کا یہ بندھن اللہ ہی نے باندھا ہے۔ اگر کوئی انسان زمین کے تمام خزانے بھی لٹا دے تب بھی دو افراد کے دلوں میں محبت کا رشتہ قائم نہیں کرسکتا۔ اللہ کی یہ مدد آئندہ بھی نبی اکرم ﷺ اور اُن کے جانثار ساتھیوں کے شاملِ حال رہے گی۔ یہ حقیقت ہے کہ صرف اللہ کی مدد ہی کامیابیوں کے حصول کے لیے فیصلہ کن عامل ہے۔

آیات ۶۵ تا ۶۶

قوتِ ایمان' قلیل مومنوں کو کثیر کافروں پر غالب کردیتی ہے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ اہلِ ایمان میں شوقِ جہاد وقتال ابھارتے رہیں۔ قوتِ ایمان اور صبر واستقامت کی وجہ سے بیس مسلمان دوسو کافروں پر اور ایک سو مسلمان ایک ہزار کافروں پر بھاری ہونگے۔ البتہ آیت ۶۶ کچھ عرصہ بعد نازل ہوئی جب مسلمان تعداد کے اعتبار سے کثیر ہوچکے تھے لیکن اب اوسطاً قوتِ ایمان میں کمزوری پیدا ہوچکی تھی۔ فرمایا کہ اِس صورتِ حال میں ایک سو مسلمان دوسو کافروں پر بھاری ہوں گے اور ایک ہزار مسلمان دو ہزار کافروں پر غالب ہوں گے۔ البتہ اللہ کا یہ وعدہ اُن مسلمانوں سے ہے جو دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جائیں اور پامردی کا مظاہرہ کریں۔

آیات ۶۷ تا ۶۹

کافروں کو قیدی بنانے پر اظہارِ ناراضگی

اِن آیات میں بدر کے معرکہ میں ستر کافروں کو قیدی بنانے پر اللہ کی طرف سے اظہارِ ناراضگی کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے باہمی مشاورت کے بعد گرفتار شدہ کافروں کو فدیہ لے کر رہا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ آپ ﷺ نے یہ فیصلہ سورۂ محمد ﷺ کی آیت ۴ میں وارد شدہ حکم کی

روشنی میں کیا۔ اِس آیت میں اجازت دی گئی ہے کہ کافر قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کیا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ اجازت اُس وقت کے لیے دی گئی تھی جب کافروں کے خلاف جنگ فیصلہ کن فتح تک پہنچ جائے۔ اِس وقت تو کفر کی کمر توڑنے کی ضرورت تھی اور مناسب یہی تھا کہ اِن قیدیوں کو قتل کر دیا جاتا۔ بہر حال چوں کہ اللہ کے حکم کو سمجھنے میں خطا ہوئی لہٰذا اللہ نے معافی کا اعلان فرمایا اور قیدیوں سے لیے گئے فدیہ کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آیات ۷۰ تا ۷۱

قیدیوں سے اظہارِ شفقت

اِن آیات میں اللہ نے بدر کے قیدیوں سے اظہارِ شفقت فرمایا۔ نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اُنہیں پیغام دیا گیا کہ اگر واقعی اُن کے باطن میں خیر ہے تو جو فدیہ اُن سے لیا گیا ہے اللہ اُس سے بہتر عطا فرما دے گا۔ البتہ اگر اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے فدیہ لے کر رہا کر دینے کے احسان کو فراموش کر دیا اور مسلمانوں کے خلاف دوبارہ میدانِ جنگ میں آ گئے تو پھر وہ اللہ کی طرف سے بدترین سزا کے مستحق ہوں گے۔

آیات ۷۲ تا ۷۳

دوستی کا معیار رشتۂ ایمان کو بناؤ

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ اہلِ ایمان کی دوستی اور دلی محبت صرف اُن اہلِ ایمان سے ہونی چاہیے جو دین کی خاطر مال و جان کی قربانیاں دینے والے ہیں۔ اِس کے مقابلہ میں ایک کافر کا دوست کوئی کافر ہی ہوسکتا ہے۔ اگر دوستی کا یہ معیار اختیار نہ کیا گیا تو معاشرے سے فتنہ و فساد کبھی ختم نہ ہوگا۔ اگر اہلِ حق کی ہمدردیاں کسی نسلی یا لسانی تعلق کی وجہ سے کفار کے ساتھ ہوں گی تو وہ کبھی بھی کفار کے خلاف بھرپور وار نہ کرسکیں گے اور اِن اہلِ باطل کی کمر نہ توڑ سکیں گے۔ بقول جگر مراد آبادی :

میں زخم بھی کھاتا جاتا ہوں، قاتل سے بھی کہتا جاتا ہوں
توہین ہے دست و بازو کی، وہ وار کہ جو بھرپور نہیں

البتہ اِن آیات میں اہلِ ایمان کو ہدایت دی گئی کی کہ ایسے مسلمانوں سے دوستی نہ رکھیں جو ہجرت کر کے مدینہ آنے کو تیار نہ ہوں۔ ہاں اگر اُن کی قوم اُنہیں ہجرت سے روک رہی ہے تو پھر اُس قوم کے خلاف اُن کی مدد کرو۔ البتہ اگر اُن کی قوم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے تو پھر اُس معاہدہ کا احترام کرو۔

آیات ۷۴تا ۷۵

بندۂ مومن کی ظاہری صفات

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو اللہ کی راہ میں ہجرت و جہاد کے ذریعہ جان و مال کی قربانیاں دیں اور دین کی خاطر قربانی دینے والوں کی ہر طرح سے مدد کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کی طرف سے بخشش اور عزت والے اجر کی بشارت ہے۔ البتہ دُنیا میں احکاماتِ شریعت کی رُو سے قرابت دار اہلِ ایمان کو اوّلیت حاصل ہے۔ مثلاً وراثت کے حق دار وہی اہلِ ایمان ہوں گے جو قرابت دار ہیں اور دیگر اہلِ ایمان ساتھیوں کو وراثت میں حصہ نہیں ملے گا خواہ وہ دین کے لیے قربانیاں دینے کے اعتبار سے کتنے ہی آگے ہوں۔

سورۂ توبہ

کفار اور منافقین کو رسوا کرنے والی سورۃ

☆ اِس سورۂ مبارکہ کا اسلوب انتہائی جلالی ہے۔ تفسیر قرطبی میں حضرت علیؓ کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ یہ سورۃ ہاتھ میں ننگی تلوار لے کر نازل ہوئی ہے لہٰذا اِس سورۃ کے آغاز میں اللہ کی رحمت کے اظہار کا کلمہ یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نہیں پڑھا جاتا۔

☆ سورۂ توبہ کا نزول چار مراحل میں ہوا :

i- رکوع ۱، ۴ اور ۵...... سن ۹ ہجری میں حج کے موقع پر نازل ہوئے۔

ii- رکوع ۲ اور ۳...... سن ۸ ہجری میں فتح مکہ سے قبل نازل ہوئے۔

iii- رکوع ۶ تا ۱۱...... غزوۂ تبوک کے لیے روانگی سے قبل اور دورانِ سفر نازل ہوئے۔

iv- رکوع ۱۲ تا ۱۶...... غزوۂ تبوک سے مدینہ واپسی کے بعد نازل ہوئے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۶	سن ۹ ہجری میں مشرکینِ عرب کے لیے فیصلہ کن اعلان
- آیات ۷ تا ۲۴	سن ۸ ہجری میں مکہ پر حملہ کے لیے مسلمانوں کی ذہن سازی
- آیات ۲۵ تا ۳۷	سن ۹ ہجری میں مشرکینِ عرب اور اہلِ کتاب کے لیے رسوا کن احکامات
- آیات ۳۸ تا ۱۲۹	غزوۂ تبوک کے حالات و واقعات پر بھرپور تبصرہ اور منافقین کے لیے رسوا کن احکامات

آیات ۱ تا ۶

مشرکینِ عرب کے لیے فیصلہ کن اعلان

اِن آیات میں مشرکینِ عرب کے لیے اعلان کیا گیا کہ اُن تک نبی اکرم ﷺ نے دین کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا ہے اور حجت تمام کر دی ہے۔ اب وہ ایک معینہ مدت میں اسلام قبول کر لیں یا اسلامی ریاست کی حدود سے نکل جائیں۔ اگر اُنہوں نے ایسا نہیں کیا تو اسلامی ریاست کی سرزمین پر اُن کے ناپاک وجود کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مشرکین کے مختلف قبائل کے لیے معینہ مدت کچھ اِس طرح تھی :

i- جن مشرکین سے کوئی معاہدہ نہیں یا غیر میعادی مدت کے لیے معاہدہ تھا اُن کے لیے مہلت چار ماہ کی رکھی گئی۔

ii- جن مشرکین سے ایک طے شدہ مدت کے لیے معاہدہ تھا اور اُنہوں نے کبھی بھی معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کی اُنہیں معاہدہ کی طے شدہ مدت تک مہلت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

iii- جن مشرکین سے معاہدہ تھا اور اُنہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی، اُن کے لیے حرمت والے مہینوں تک کی مہلت طے کی گئی۔

مہلت کی مدت ختم ہونے کے بعد مشرکین کے لیے قتلِ عام کا حکم دیا گیا۔ البتہ جو مشرک ایمان

لے آئے، پھر نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے تو اُس کی جان کی حفاظت کی جائے گی۔ اِسی طرح اگر کوئی مشرک قرآن کی تعلیمات جاننے کی خواہش کرے تو اُسے یہ تعلیمات سنائی جائیں اور پھر اُسے محفوظ مقام تک پہنچا دیا جائے۔ اب وہ آزاد ہوگا۔ چاہے تو اسلام قبول کرے اور اسلامی ریاست کا شہری بن جائے اور یا اسلامی ریاست کی حدود سے باہر نکل جائے۔

آیات ۷ تا ۱۵

حق و باطل میں صلح نہیں ہو سکتی

اِن آیات میں اُن مغالطہ آمیز دلائل کی اصلاح کی گئی ہے جو چند لوگوں کی طرف سے اہلِ مکہ کے ساتھ جنگ نہ کرنے والے کے حوالے سے پیش کیے جا رہے تھے۔ وہ دلائل یہ تھے :

i- صلح جنگ سے بہتر ہے۔ قریش کے ساتھ صلحِ حدیبیہ کی پھر سے تجدید کر لی جائے۔

ii- قریشِ مکہ سے ہمارے خونی رشتے ہیں۔ ہمیں صلہ رحمی اور قرابت داری کا خیال کرنا چاہیے۔

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ اصولاً حق و باطل میں سمجھوتہ ہو ہی نہیں سکتا :

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول

جب تک برائی کو ہاتھ سے روکنے کی قوت نہ تھی، قریش سے صلح تھی۔ اب جبکہ اُنہوں نے خود ہی صلح کو توڑ دیا ہے تو باوجود برائی کو ہاتھ سے روکنے کی قوت فراہم ہونے کے کیسے اُن سے صلح کر لی جائے؟ اگر اُنہیں موقع ملے تو وہ ہرگز نہ کسی سے صلح کو خاطر میں لائیں گے اور نہ کسی قرابت داری کا پاس کریں گے۔ وہ درحقیقت پورے عرب میں کفر کے امام ہیں۔ اُنہوں نے دنیا کی وقتی چوہدراہٹ اور مفاد کے لیے اللہ کی آیات کا سودا کیا ہے۔ اِن کفر کے سرداروں سے لڑو۔ اللہ اُن کو اپنی قدرت سے اور تمہارے ہاتھوں سزا دے گا جس سے اُن مظلوموں کی داد رسی ہوگی جن پر اُنہوں نے ظلم و ستم کیا۔ البتہ اُن میں سے بعض کو اللہ توبہ کرنے اور اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

آیت ۱۶

جنت خونِ جگر دے کر ہی ملے گی

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ جہنم سے خلاصی اور جنت کا حصول اُن ہی لوگوں کے لیے ممکن ہوگا جن کی استقامت اور خلوص کو اللہ آزما کر اور ٹھوک بجا کر دیکھ لے گا۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حق ادا کر دیں گے اور اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور مخلص اہلِ ایمان کے سوا کسی اور کو عزیز نہ رکھیں گے وہی جنت کی دائمی اور خوشگوار لذتوں سے سرفراز ہوں گے۔

آیات ۱۷ تا ۲۲

محدود مذہبی تصور کی زوردار نفی

اِن آیات میں اہلِ مکہ سے جنگ نہ کرنے کے حوالے سے ایک اور گمراہ کن سوچ کی زوردار نفی کی گئی ہے۔ گمراہ کن سوچ یہ تھی کہ قریشِ مکہ نے مسجد حرام کو آباد کر رکھا ہے اور وہ حاجیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اِن کے خلاف جنگ کرنا مناسب نہیں۔ اللہ کی طرف سے اِس تصور کی نفی اِن الفاظ میں کی گئی کہ مشرکین اِس قابل ہی نہیں کہ وہ اللہ کے گھر کو آباد کریں۔ اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے درحقیقت وہ ہیں جو اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں' آخرت پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ پھر حاجیوں کی خدمت اور مسجد حرام کو آباد کرنا کیا ایمان لانے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے مساوی عمل ہے؟ ہرگز نہیں!!! وہ لوگ جو توحید پر یقین رکھتے ہیں' جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا' وہ درجہ کے اعتبار سے انتہائی بلند مقام کے حامل ہیں۔ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے عظیم کامیابی اور اُس جنت کی بشارت ہے جس میں ہمیشہ قائم دائم رہنے والی نعمتیں ہیں۔

آیت ۲۳

دوستی کی بنیاد صرف اور صرف ایمان پر رکھو

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو آگاہ یہ کیا گیا کہ اگر تمہارے باپ دادا اور بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر کو ترجیح دیں تو اُنہیں ہرگز عزیز نہ رکھو۔ کافروں سے دوستی اور محبت رکھنے والے ہی

بے انصاف ہیں۔

آیت ۲۴

دنیوی محبتوں کو دینی محبتوں پر ترجیح دینے والے فاسق ہیں

اِس آیت میں اللہ نے آٹھ دنیوی محبتیں بیان کیں اور تین دینی محبتیں۔ اِس کے بعد دعوت دی کے اپنے باطن میں ایک ترازو نصب کرو۔ ایک پلڑے میں دنیا کی آٹھ محبتیں یعنی والدین، بیٹوں، بھائیوں، بیویوں، رشتہ داروں، مال، کاروبار اور گھر کی محبت رکھو اور دوسرے پلڑے میں دین کی تین محبتیں یعنی اللہ، رسول ﷺ اور اللہ کی راہ میں جہاد کی محبت رکھو۔ اب دیکھو کہ اگر دنیوی محبتوں والا پلڑا وزنی ہے اور دینی محبتوں والا پلڑا ہلکا ہے تو پھر جاؤ اور موت کا انتظار کرو۔ انسان کی ترجیح تو دنیا ہو لیکن ذرا ضمیر کی تسلی کے لیے جزوی نیکی کر کے سمجھے کہ شاید اللہ اِس سے راضی ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں!۔ دنیوی محبتوں کو دینی محبتوں پر ترجیح دینے والے درحقیقت فاسق ہیں۔ اللہ ایسے فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آیات ۲۵ تا ۲۷

فیصلہ کن شے اسباب نہیں اللہ کی مدد ہے

اِن آیات میں غزوۂ حنین کا ذکر ہے۔ اِس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ کچھ لوگوں کو اپنی کثرتِ تعداد پر ناز ہو گیا اور وہ فتح کو یقینی سمجھنے لگے تھے۔ ایسے میں دشمن کی طرف سے تیروں کی ایسی بوچھاڑ ہوئی کہ بارہ ہزار کا لشکر منتشر ہو گیا۔ پھر اللہ کی طرف سے مدد آئی، فرشتوں کا نزول ہوا، کافروں کو اللہ نے ہزیمت سے دوچار کیا اور اہلِ ایمان کو فتح و کامرانی سے نوازا۔ حقیقت یہی ہے کہ فیصلہ کن شے اسباب نہیں بلکہ اللہ کی مدد ہے۔

آیت ۲۸

مشرکین کے مسجدِ حرام میں داخلہ پر پابندی

اِس آیت میں مشرکین کو ناپاک قرار دے کر اُن پر پابندی لگا دی گئی کہ وہ ۹ ہجری کے حج کے بعد اب مسجدِ حرام میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اہلِ ایمان کو خدشہ تھا کہ مشرکین کی مسجدِ حرام آمد سے جو

مالی و کاروباری فوائد ہوتے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ اللہ نے تسلی دی کہ عنقریب اللہ مسلمانوں کو غنی کر دے گا اور اُنہیں مشرکین کی طرف سے ملنے والے فوائد کی حاجت نہیں رہے گی۔

آیت ۲۹

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی حیثیت

اِس آیت میں اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کی حیثیت کا تعین کر دیا گیا۔ فرمایا کہ غیر مسلموں سے اُس وقت تک جنگ جاری رہے گی جب تک وہ ریاست میں اللہ کی حاکمیت اور اپنے لیے ثانوی درجہ کی شہریت قبول نہ کر لیں۔ اُنہیں جزیہ دینا پڑے گا تاکہ ریاست اُن کے جان و مال، املاک اور عبادت گاہوں کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کر سکے۔ اِس آیت میں ایک اہم نکتہ یہ بھی بیان ہوا کہ اللہ نے حلال و حرام ٹھہرانے کا اختیار رسول ﷺ کو بھی دیا ہے۔ آپ ﷺ کے طے کردہ حلال و حرام کی تفصیل احادیثِ مبارکہ سے حاصل ہوگی۔ گویا احادیثِ مبارکہ بھی دین میں ایک حجت رکھتی ہیں اور اُن کے بغیر دین پر عمل ناممکن ہے۔ اللہ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین

آیات ۳۰ تا ۳۱

یہودیوں اور عیسائیوں کا شرک

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ یہودیوں نے حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا قرار دے کر شرک کیا اور عیسائیوں نے یہی ظلم حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ کیا۔ عیسائیوں نے مزید ظلم یہ کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ اپنے علماء اور صوفیاء کو بھی رب بنا لیا۔ وہ جس شے کو وہ حلال قرار دیتے اُسے حلال سمجھتے اور جس شے کو وہ حرام قرار دیتے اُسے حرام سمجھتے، حالانکہ حلال و حرام قرار دینے کا اختیار اللہ کا ہے یا اللہ کے رسول ﷺ کا۔ حضرت عیسیٰؑ نے یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کو تلقین کی تھی کہ اللہ کے سوا کسی اور کی بندگی نہ کریں۔ اللہ ہی معبودِ واحد ہے اور وہ اِس کمزوری سے پاک ہے کہ کوئی اُس کے ساتھ شریک ہو۔

آیت ۳۲

اہلِ کتاب سازشوں کے ذریعہ اسلام کا راستہ روکنا چاہتے ہیں

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اہلِ کتاب اپنی سازشوں کے ذریعہ دینِ اسلام کی ترقی اور غلبہ کو روکنا چاہتے ہیں لیکن اللہ اِس نورِ عدل ورحمت کو غالب کر کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو :

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آیت ۳۳

نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد غلبۂ دین تھا

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ کو کامل ہدایت یعنی قرآنِ حکیم اور دینِ حق یعنی اسلام کا عادلانہ نظام دے کر بھیجا تا کہ آپ ﷺ اِس نظام کو کل نظامِ زندگی پر غالب کر دیں۔ آپ ﷺ یہ مقصد حاصل کر کے رہیں گے خواہ شرک کرنے والوں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔ انسان وہی کہلانے کا حقدار ہے جس کا حیوانی تقاضوں سے اُوپر کوئی پاکیزہ مقصدِ زندگی ہو۔ اعلیٰ ترین مقصد وہ ہے جو مقصد تھا نبی اکرم ﷺ کا یعنی دنیا سے ظلم واستحصال کا خاتمہ اور عادلانہ نظام کا قیام۔ اللہ ہمیں بھی اِسی مقصد کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اِسی لیے مسلماں، میں اِسی لیے نمازی

آیات ۳۴تا ۳۵

علماء اور صوفیاء کی اکثریت لوگوں کا مال ناحق کھاتی ہے

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ علماء اور صوفیاء کی اکثریت دنیا دار ہوتی ہے اور وہ حق کو چھپا کرٗ حق میں تحریف کر کے یا لوگوں کو من پسند فتوے دے کر اُن سے قیمت وصول کرتی ہے۔ پھر یہ دنیا دار دین کی اصل راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں تا کہ اُن کے مکروہ کردار کا پردہ چاک نہ ہو۔ یہ لوگ دین کے خادمین کا لبادہ اوڑھ کر سونا اور چاندی نذرانے کے طور پر وصول کرتے ہیں اور

اُس کے ڈھیر لگاتے ہیں۔ روزِ قیامت اِس جمع شدہ سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اِس سے اُن کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ کہا جائے گا چکھو اُس خزانے کا مزا جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔

آیت ۳۶

سال میں ۱۲ مہینے اللہ کے طے کردہ ہیں

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ نے کائنات کی تخلیق کے ساتھ ہی طے کر دیا تھا کہ سال کی تقویم ۱۲ ماہ پر مشتمل ہوگی۔ اِن میں سے چار ماہ (رجب، ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم) حرمت والے ہوں گے جن میں جنگ کرنا حرام ہوگا۔ البتہ اجازت دی گئی کہ اگر دشمن اِن مہینوں میں مسلمانوں پر حملہ کر دے تو پھر اس کا بھرپور جواب دیا جائے۔

آیت ۳۷

نسی کا قاعدہ حرام ہے

اِس آیت میں نسی کے قاعدہ کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔ اِس قاعدہ کے تحت سردارانِ قریش اپنی مصلحت کی خاطر حرمت والے مہینے کو آگے پیچھے کر لیتے تھے۔ اِس طرح سے گویا وہ اصل حرمت والے مہینے کو جنگ کرنے کے لیے حلال کر لیتے تھے اور اپنی اِس کارستانی پر خوش ہوتے تھے۔ اللہ نے اِس قاعدہ کو قیامت تک کے لیے حرام قرار دے دیا۔

آیات ۳۸ تا ۴۱

اللہ کی راہ میں نکلنے سے جی نہ چراؤ

اِن آیات میں منافقین کی اُس بزدلی کو نمایاں کیا گیا جو غزوۂ تبوک کے موقع پر سامنے آئی۔ اِس موقع پر وقت کی بڑی طاقت سلطنتِ روم سے ٹکراؤ تھا، موسم شدید گرم تھا، خوراک اور اسباب کی انتہائی قلت تھی اور سفر بے حد طویل تھا۔ اِن مشکلات کی وجہ سے منافقین اللہ کی راہ میں نکلنے سے جی چرا رہے تھے۔ اللہ نے متوجہ فرمایا کہ کیوں تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کا عارضی عیش و آرام زیادہ عزیز ہے؟ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر تم اللہ کی راہ میں نہیں نکلو

گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرے گا۔ اِس موقع پر اللہ کے نبی ﷺ کا ساتھ دینے میں ہی تمہارے لیے سعادت ہے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اُن کی مدد فرمائے گا۔ اُس نے تو اُس وقت بھی اُن کی مدد کی تھی جب کفار نے اُنہیں مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ غارِ ثور میں صرف ایک ساتھی ابوبکر صدیق ؓ کے ساتھ تھے اور اللہ پر بھروسہ کی کامل مثال قائم کرتے ہوئے اپنے ساتھی کو تسلی دے رہے تھے کہ

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

"غم نہ کرو! بے شک ہمارے ساتھ اللہ ہے"۔

اللہ کی راہ میں نکلو خواہ طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو اور مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ اِسی میں تمہاری خیر ہے اگر تم سمجھو۔

آیت ۴۲

منافقانہ طرزِ عمل

اِس آیت میں منافقانہ طرزِ عمل کو واضح کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اگر سفر مختصر ہوتا اور کمزور دشمن سے مقابلہ ہوتا جہاں سے مالِ غنیمت ہاتھ آنے کا یقین ہوتا تو منافقین ضرور ساتھ چلتے۔ اب وہ قسمیں کھا کھا کر نہ نکلنے کے لیے عذر پیش کر رہے ہیں لیکن اللہ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔

آیات ۴۳ تا ۴۸

اللہ کی راہ میں مال و جان لگانے والے ہی مومن ہیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ حقیقی مومن اللہ کی راہ میں مال و جان لگانے سے کبھی نہیں کتراتے۔ اللہ کی راہ میں نکلنے کا عذر وہی لوگ پیش کرتے ہیں جو حقیقت میں اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ نبی اکرم ﷺ کو متوجہ کیا گیا کہ آپ ﷺ نے کیوں اُن کے عذر قبول کر لیے؟ اُنہوں نے نکلنا تو ویسے بھی نہیں تھا۔ اگر نکلنا ہوتا تو اُس کی تیاری کرتے۔ پھر اگر بالفرض وہ نکل بھی جاتے تو پورے لشکر میں بددلی اور انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ اچھا ہی ہوا کہ اللہ نے اُنہیں اپنی راہ میں نکلنے کی سعادت سے محروم کر دیا۔

آیات ۴۹ تا ۵۰

تقویٰ کے پردے میں لپٹا ہوا بہانہ

اِن آیات میں ایک منافق جد بن قیس کے تقویٰ کے پردے میں لپٹے ہوئے (**Taqwa coated**) بہانہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُس نے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا کہ آپ روم کی طرف جا رہے ہیں۔ وہاں کی عورتیں بڑی حسین ہیں۔ حسین عورت میری کمزوری ہے۔ کہیں ایسا نہ کہ میں رومی عورتوں کے فتنہ میں مبتلا ہو جاؤں۔ مجھے رخصت دیجیے اور فتنہ میں نہ ڈالیے۔ اللہ نے آگاہ فرمایا کہ گھر کی ٹھنڈی چھاؤں کو اللہ کی راہ کی تپتی دھوپ پر ترجیح دے کر وہ فتنہ میں تو پڑ چکا ہے۔ اب اُس کا ٹھکانا جہنم کی دھکتی ہوئی آگ ہے۔ اِس کردار کے منافقین مسلمانوں کی کامیابیوں پر جلتے ہیں اور اُن کی ناکامی پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم گھر بیٹھ کر نقصان سے بچ گئے۔

آیات ۵۱ تا ۵۲

ہارے بھی تو بازی مات نہیں

اِن آیات میں یہ حقیقت بتائی گئی کہ اللہ کی راہ میں نکلنا ہر حال میں خیر کا موجب ہے۔ کامیاب ہو کر لوٹے تو بھی خیر ہے اور اگر جامِ شہادت نوش کیا تو اور بڑی خیر ہے :

گر بازی عشق کی بازی ہے، جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا، ہارے بھی تو بازی مات نہیں

اہلِ ایمان اللہ کی راہ میں پیش آنے والے ہر طرح کے حالات پر راضی ہوتے ہیں۔ یہ حالات اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور اللہ ہمارا ہم سے بڑھ کر خیر خواہ ہے۔ اِس کے برعکس اللہ کی راہ میں نہ نکلنے والوں کے لیے ذلت ہی ذلت ہے۔ وہ دنیا میں اہلِ ایمان کے ہاتھوں ذلیل ہوں گے یا اللہ کے عذاب کا شکار ہوں گے اور آخرت میں جہنم کے ہولناک عذاب کا سامنا کریں گے۔

آیات ۵۳ تا ۵۷

منافقین کا انفاق قبول نہ کیا جائے

اِن آیات میں حکم دیا گیا کہ منافقین کی طرف سے مالی تعاون قبول نہ کیا جائے۔ منافقین غزوۂ تبوک کے دوران سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے اور اللہ کی راہ میں جان دینے کے لیے تو تیار نہ تھے لیکن کچھ چندہ دے کر اپنی کمزوری چھپانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اِن آیات میں پابندی لگا دی گئی کہ اُن کا چندہ قبول نہ کیا جائے۔ اللہ کی راہ میں نکلنے سے کنی کترا کر وہ کفر کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ وہ چندہ دیتے ہیں انتہائی ناگواری سے اور نمازیں پڑھتے ہیں ٹوٹے دل سے۔ مسلمان اُن کے مال اور اولاد کی کثرت سے متأثر نہ ہوں۔ اللہ اُنہیں عذاب دے گا اِسی مال و اولاد کے ذریعہ۔ مال کسی حادثہ یا بیماری میں یا اُن کی موت کے نتیجہ میں ہاتھ سے نکل جائے گا اور اولاد اُن کی مرضی کے خلاف طرزِ عمل اختیار کر کے اُن کو اذیت دے گی۔ پھر یہ عملی اعتبار سے کفر کی حالت ہی میں موت سے دوچار ہوں گے۔ وہ قسمیں کھا کر مسلمانوں سے وابستگی کا یقین دلاتے ہیں۔ حقیقت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہیں۔ اُنہیں اگر کوئی جائے فرار مل جائے تو فوراً مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ کر فرار ہو جائیں گے۔

آیات ۵۸ تا ۵۹

نبی اکرم ﷺ پر عدل نہ کرنے کا بہتان

اِن آیات میں اُس بہتان کا ذکر ہے جو منافقین نبی اکرم ﷺ پر لگاتے تھے۔ وہ الزام لگاتے تھے کہ آپ ﷺ زکوٰۃ کی تقسیم میں عدل نہیں کرتے بلکہ جانبداری سے کام لیتے ہیں۔ اگر منافقین کو زکوٰۃ میں سے کچھ دیا جائے تو خوش ہوتے تھے اور نہ دیا جائے تو بہتان طرازی کرتے تھے۔ پسندیدہ روش تو یہ تھی کہ جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی طرف سے مل جاتا اُس پر راضی رہتے۔ اللہ ہی پر بھروسہ کرتے اور اُس سے مزید فضل کی عطا کی دعا کرتے تو اللہ ضرور نعمتوں سے مالا مال فرما دیتا۔

آیت ۶۰

زکوٰۃ کے مصارف

اِس آیت میں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے جو آٹھ ہیں :

i- ایسے فقراء جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے محنت کرنے سے قاصر ہوں۔

ii- ایسے مساکین جو باوجود کوشش کے اپنی ضروریات پوری نہ کر سکتے ہوں۔

iii- ایسے خادمین جو زکوٰۃ کی وصولی کے کام میں مختلف امور انجام دے رہے ہوں۔

iv- ایسے غیر مسلم جن کی دلجوئی مقصود ہوتا کہ وہ اسلام قبول کرنے کی طرف مائل ہوں۔

v- غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرانے کے لیے۔

vi- قرض داروں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلانے کے لیے۔

vii- اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد کے لیے۔

viii- مسافروں کی امداد کے لیے۔

آیات ۶۱ تا ۶۶

منافقین کی گستاخیاں

اِن آیات میں منافقین کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کا ذکر ہے۔ وہ بد بخت اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہتے اور اللہ کے احکامات وآیات کا مذاق اڑاتے ۔ جواب طلبی پر کہتے کہ ہم تو مذاق کر رہے تھے۔ البتہ ساتھ ہی ساتھ ڈرتے کہ کہیں اللہ قرآن میں اُن کی شرارتوں کو بے نقاب نہ کر دے۔ اِن آیات میں دھمکی دی گئی کہ اللہ تمہاری حرکات کو ضرور بے نقاب کرے گا اور تمھیں دردناک عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

آیات ۶۷ تا ۶۸

منافقین مرد اور عورتیں نیکی سے روکتے اور برائی پھیلاتے ہیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ منافق مرد اور عورتیں باہم مل کر نیک کاموں سے روکتے اور

برائیوں کو عام کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اِس کارِ خیر سے منع کرتے ہیں۔ اللہ اُنہیں جہنم میں کافروں کے ساتھ جمع کردے گا۔ اُن پر اللہ کی طرف سے لعنت ہوگی اور وہ دائمی عذاب سے دوچار رہوں گے۔ آج ہماری اکثریت بھی بے حیائی پھیلانے اور حرام خوری کی ترغیب دینے کے جرائم میں ملوث ہے۔ گویا ہمارا کردار بھی منافقانہ ہے۔

آیات ۶۹ تا ۷۰

تاریخ سے عبرت

اِن آیات میں گذشتہ قوموں کا طرزِ عمل بطورِ عبرت پیش کیا گیا ہے۔ اِس دنیا میں کئی قومیں آئیں جنہوں نے اپنے اپنے دور میں اللہ کی نعمتوں سے استفادہ کیا۔ بدقسمتی سے اکثر نے اللہ کے احکامات سے پہلوتہی کی اور اُن کا مذاق اڑایا۔ اِس روش کی وجہ سے اُن کی نیکیاں بھی برباد ہوگئیں اور وہ لوگ ہمیشہ ہمیش کے لیے خسارے کا سودا کرکے دنیا سے چلے گئے۔ گذشتہ اقوام میں سے قومِ نوحؑ، قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ ابراہیمؑ، قومِ لوطؑ اور قومِ شعیبؑ کی عبرتناک داستانیں قرآنِ حکیم میں بیان کردی گئی ہیں۔

آیات ۷۱ تا ۷۲

مومن مرد اور خواتین نیکی پھیلاتے اور برائی سے روکتے ہیں

اِن آیات میں مومن مردوں اور خواتین کو ایک دوسرے کا پشت پناہ اور مددگار قرار دیا گیا ہے۔ دونوں باہم مل کر نیکیوں کو عام کرتے، برائیوں سے روکتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ عنقریب یہ خوش نصیب اللہ کی رحمت سے سرفراز ہوں گے۔ جنت میں اُنہیں دائمی رہنے والے پاکیزہ گھر ملیں گے اور سب سے بڑی نعمت یعنی اللہ کی رضا اُنہیں حاصل ہوگی۔ بلاشبہ یہی اصل کامیابی ہے۔

آیات ۷۳ تا ۷۴

منافقین و کفار کے خلاف جہاد کا حکم

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ منافقین و کفار کے خلاف جہاد کیجیے۔ یہاں

جہاد جنگ کے معنی میں نہیں بلکہ منافقین کی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور اُن کے مذموم عزائم کو ناکام کرنے کے لیے کوشش کرنے کے معنی میں ہے۔ اگر یہاں جہاد کا مفہوم جنگ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ منافقین کے خلاف ایسا کرتے۔ اللہ کے رسول ﷺ کو یہ تلقین بھی کی گئی کہ منافقین اور کفار کے خلاف سخت رویہ اختیار کریں۔ منافقین آپ ﷺ کی نرمی سے فائدہ اٹھا کر گستاخیاں کرتے اور پھر قسمیں کھا کر اِس جرم کے ارتکاب کا انکار کر دیتے۔ اُنہیں دھمکی دی گئی کہ اگر باز نہ آئے تو اللہ دنیا و آخرت میں شدید عذاب سے دوچار کرے گا اور کوئی اُن کی مدد کے لیے نہ آ سکے گا۔

آیات ۷۵ تا ۷۷

اللہ سے وعدہ خلافی کی سزا ...... منافقت

اِن آیات میں ایک منافق ثعلبہ بن حاطب کا ذکر ہے۔ اُس بدنصیب نے اللہ کے رسول ﷺ سے درخواست کی کہ میرے حق میں خوشحالی کی دعا کریں۔ اگر میرے مالی حالات اچھے ہو گئے تو میں صدقہ و خیرات کروں گا اور مکمل طور پر نیک بن جاؤں گا۔ آپ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں وہ شخص خوشحال ہو گیا لیکن اُس نے وعدہ کی خلاف ورزی کی اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ نے بطورِ سزا اُس کے دل میں منافقت ڈال دی۔ گویا اگر اللہ سے وعدہ کر کے انسان اُسے پورا نہ کرے تو اللہ بطورِ سزا اُسے منافق بنا دیتا ہے۔ اجتماعی طور پر اِس حقیقت کی نمایاں مثال اہلِ پاکستان ہیں۔ ہم نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر پاکستان بن گیا تو ہم یہاں دینِ اسلام نافذ کریں گے۔ ہم نے یہ عہد وفا نہ کیا لہٰذا منافقانہ کردار آج ہمارے معاشرے میں نمایاں ہے۔ ایک منافق کی تمام نشانیاں یعنی جھوٹ، وعدہ خلافی، امانت میں خیانت اور لڑائی جھگڑے کے دوران تمام اخلاقی حدود پامال کرنا ہمارے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔ اللہ ہمیں احساسِ ندامت اور اپنے جرائم پر بخشش مانگنے اور وطنِ عزیز میں اسلام کا بول بالا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۷۸ تا ۸۰

منافقین کے لیے آپ ﷺ کی دعائے استغفار قبول نہ ہوگی !

اِن آیات میں منافقین کو آگاہ کیا گیا کہ اللہ اُن کے تمام خفیہ مشوروں اور سازشوں سے واقف ہے۔ وہ مخلص اہلِ ایمان کا مذاق اڑا رہے ہیں لیکن عنقریب اللہ اُن کو مذاق بنادے گا۔ نبی اکرم ﷺ کو بتادیا گیا کہ آپ ﷺ اگر منافقین کے لیے ۷۰ بار بھی اللہ سے بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ اِس دعا کو قبول نہیں فرمائے گا۔ یہ عملی اعتبار سے کفر کر چکے اور اب اُن کا شمار فاسقوں یعنی اللہ کے باغیوں میں ہوتا ہے۔

آیات ۸۱ تا ۸۲

جہنم کی آگ دُنیا کی گرمی سے زیادہ شدید ہے

اِن آیات میں منافقین کا طرزِ عمل نقل ہوا کہ وہ خود تو گھر میں بیٹھ رہنے پر خوش ہو رہے ہیں اور مزید یہ کہ گرمی کی شدت سے ڈرا کر دوسروں کو بھی اللہ کی راہ میں نکلنے سے روک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ اِن منافقین کو بتادیں کہ جہنم کی آگ دنیا کی گرمی سے زیادہ شدید ہے۔ اِن منافقین کو چاہیے کہ وہ خوش ہونے کے بجائے اپنی بدنصیبی اور محرومی پر کثرت سے روئیں۔ عنقریب اُنہیں اُن کے کرتوتوں کا برا بدلہ ملنے والا ہے۔

آیات ۸۳ تا ۸۴

منافقین کی محرومیاں

اِن آیات میں منافقین کے لیے دو محرومیوں کا ذکر ہے :

i- جو منافقین غزوۂ تبوک میں شرکت کے لیے نہیں نکلے اُن پر پابندی لگادی گئی کہ وہ آئندہ کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ جنگ کے لیے نہیں نکل سکیں گے۔ ویسے بھی غزوۂ تبوک نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا آخری غزوہ ثابت ہوا لہٰذا منافقین ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ کے ہمراہ اللہ کی راہ میں نکلنے سے محروم ہوگئے۔

ii- نبی اکرم ﷺ کو روک دیا گیا کہ اب آپ ﷺ کسی منافق کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائیں گے اور نہ ہی اُس کی تدفین کے بعد اُس کی قبر پر کھڑے ہو کر اُس کے حق میں دُعا کریں گے۔

مرحومین کے لیے نمازِ جنازہ پڑھانا نبی اکرم ﷺ کا مسنون عمل ہے۔ اِس عمل کا حکم قرآنِ حکیم میں وارِد نہیں ہوا۔ البتہ منافقین کے حق میں اِس عمل سے آپ ﷺ کو روکنے کا حکم قرآنِ حکیم میں وارِد ہوا۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ پر احکامات قرآن کے علاوہ بھی نازل ہوتے تھے اور اُن ہی میں سے ایک حکم مرحومین کے لیے نمازِ جنازہ پڑھنے کا بھی ہے۔ اللہ ہمیں انکارِ سنت کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۸۵

منافقین کے لیے اُن کے مال اور اولاد باعثِ اذیت ہوں گے

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ منافقین کے مال اور اولاد کی کثرت سے متأثر نہ ہوں۔ اللہ اِسی مال اور اولاد سے اُن منافقین کو دکھ اور اذیت پہنچائے گا۔ کسی ایک بیماری یا حادثہ ہی میں مال بہہ جائے گا یا ممکن ہے کہ مال جمع کر کر کے ڈھیر لگاتے رہیں اور اچانک موت اُنہیں مال سے استفادہ سے محروم کر دے۔ اِسی طرح اولاد منافقین کی خواہش کے برعکس طرزِ عمل اختیار کر کے اُن کے لیے تکلیف کا باعث بنے گی۔

آیات ۸۶ تا ۸۷

منافقانہ طرزِ عمل

اِن آیات میں اللہ کی راہ میں نکلنے کے حوالے سے منافقانہ طرزِ عمل کا بیان ہے۔ جب بھی کوئی ایسی سورۃ نازل ہوتی ہے جس میں اللہ کی راہ میں نکلنے یا خرچ کرنے کا حکم ہوتا ہے تو منافقین رخصت طلب کرتے ہیں۔ وہ خوش ہوتے ہیں کہ عورتوں کے ساتھ گھر ہی میں بیٹھے رہیں۔ اُن بدنصیبوں کے دل پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہ راہِ حق میں نکلنے کی ایمان افروز کیفیات و لذات کو محسوس ہی نہیں کر سکتے۔

آیات ۸۸ تا ۸۹

مومنانہ طرزِ عمل

اِن آیات میں اللہ کی راہ میں نکلنے کے حوالے سے مومنانہ طرزِ عمل کا بیان ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ اور اُن کے ساتھ اہلِ ایمان اللہ کی راہ میں نکلنے اور مال و جان کی بازیاں کھیلنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں :

جو حق کی خاطر جیتے ہیں مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر
جب وقتِ شہادت آتا ہے دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

ایسے لوگوں کے لیے بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں۔ اللہ اُنہیں جنت کی لازوال نعمتوں سے سرفراز فرمائے گا اور بلاشبہ یہی شاندار کامیابی ہے۔

آیات ۸۹ تا ۹۶

غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے چار گروہ

اِن آیات میں اُن چار گروہوں کا ذکر ہے جو غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے :

i- وہ منافقین جنہوں نے سفر پر روانگی سے پہلے ہی جھوٹے بہانے تراشے۔ ایسے بدنصیبوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید بیان کی گئی۔

ii- ایسے مخلص لوگ جو کسی حقیقی معذوری یا بیماری کی وجہ سے شریکِ سفر نہ ہو سکے۔ اُن کے عذر کو قبول کرنے کی بشارت دی گئی۔

iii- ایسے مخلص لیکن نادار مسلمان جو غزوہ میں شرکت کے لیے حاضر ہوئے تھے لیکن نبی اکرم ﷺ نے سواریوں اور اسباب کی قلت کے باعث اُنہیں واپس کر دیا۔ وہ شرکت سے محرومی پر آنسو بہاتے ہوئے لوٹ گئے۔ ایسے مخلصین سے بھی عظیم اجر کا وعدہ کیا گیا۔ یہاں سے یہ حقیقت بھی سامنے آئی کہ جنگ کرنا اُسی صورت میں فرض ہے جبکہ اِس کے لیے درکار صلاحیت اور وسائل بھی میسر ہوں۔

iv- وہ منافقین جو سفرِ تبوک سے واپسی پر جھوٹے عذر لے کر نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو

راضی کرنے کے لیے آئے۔ اِن کے بارے میں اللہ نے صاف فرمادیا کہ اگر نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ اِن سے راضی ہو بھی جائیں پھر بھی اللہ ہرگز اُن سے راضی نہیں ہوگا۔

آیات ۹۷ تا ۹۹

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے دو کردار

اِن آیات میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے دو کرداروں کا ذکر ہے :

i- کچھ لوگ اللہ کی راہ میں دیے جانے والے انفاق اور زکوٰۃ کو ایک چٹی اور تاوان سمجھتے ہیں۔ وہ دل ہی دل میں مسلمانوں کے لیے ناکامیوں اور تباہی کی بددعائیں کرتے ہیں۔ اِس محرومی کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ اگر وہ اِن تعلیمات کو سمجھتے تو آخرت کی تیاری کے لیے دنیا میں سب کچھ لٹانے کو باعثِ سعادت سمجھتے۔

ii- اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ایسے باسعادت لوگ بھی ہیں جو اپنے انفاق فی سبیل اللہ کو اللہ کی قربت اور نبی اکرم ﷺ کی دُعاؤں کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ آگاہ کیا گیا کہ بلاشبہ اُن کا انفاق اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ عنقریب اللہ اُنہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔

قرآن پڑھا کرو

اِقْرَئُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفِیْعًا لِّصَاحِبِهٖ

قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارشی بن کر آئے گا (مسلم)